حلیۃ الابرار

تالیف منشی سید جمیل احمد صاحب سہسوانی ملازم ریاست
بھوپال سلمہ اللہ المتعال
حسب فرمائش مؤلف

در مطبع شاہجہانی طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فتبارک اللہ احسن الخالقین الذی نور قلوب العارفین بنور قلب رسولہ اجمل بنی ادم وزین صدور العالمین بحسن خلق نبیہ سید العرب والعجم صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وسلم اما بعد جانی فانی سید جمیل احمد نقوی سہسوانی کہتا ہے کہ فی الحال رسالہ متبرکہ بلوغ العلی بمعرفۃ الحلی جسمین شمائل برگزیدہ رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین صلواۃ اللہ علیہ الی یوم الدین سراپا مذکور ہے اور حلیۂ بعض انبیاء علیہم السلام واصحاب کرام واہل بیت عظام وغیرہم سطور میں تقسیم ہوکر شائع ہوا مینے بھی اوسکے مطالعہ سے شرف اندوزی حاصل کی دیکھتے ہی بیتابانہ جی مین آیا کہ اگر یہ رسالہ منظوم ہوجاوے تو عورتون بچون عوام الناس کو بہت مفید ہو اسلیے کہ یہ لوگ نظم کو برغبت قلبی یاد کرلیتے ہین اور یاد کرنا ایسے مطالب کا منجملہ

ضروریات دین کے سمجھنا چاہیے اگر خوبی تقدیر سے کسیکو زیارت باسعادت حضور
پر نور نصیب ہو جاے تو اپنے ذہن مین صورت مبارک کے حلیہ سے مطابقت
کر کے پہچان سکتا ہی اور بصورت نہ ذہن نشین ہونے حلیۂ مبارک کے یہ امر متیقن نہین
کہ دیدار فائض الانوار سے مشرف ہوا ہے حدیث شریف مین وارد ہی من رانی
فقد رانی فان الشیطان لا یتمثل بی یعنی جسنے مجھکو خواب مین دیکھا اوسنے مجھی کو
دیکھا اس لیے کہ شیطان میرا ہمشکل نہین ہو سکتا ظاہر ہی کہ شیطان آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا ہمصورت ہو کر خواب مین نہین آسکتا لیکن یہ ممکن ہے کہ کسی دوسری
صورت مین نظر آوے اور خواب دیکھنے والے کے جی مین وسوسہ ڈالے کہ مین زیارت
باسعادت سے بہرہ اندوز ہوا شیطان ملعون رگہای اجسام بنی آدم مین خون
کی طرح دوڑتا پھرتا ہے اس لحاظ سے مینے اللہ کے فضل پر بہروسہ کر کے احتساباً
وابتغاءً لوجہ اللہ رسالۂ موصوفہ کا نظم کرنا شروع کر دیا اور اس امر کا التزام رکھا کہ
حتی الوسع تکلفات شاعرانہ و مبالغۂ منہی عنہ سے اشعار پاک وصاف ہون صرف
مضامین ماثورہ و مطالب مرویہ پر اکتفا کیا جاوے الحمد للہ والمنۃ میرے خیال مین
ان سب رعایتون کے ساتھ اوسکا سرانجام مجھسے ہو گیا بعد نظم رسالہ مینے چاہا کہ
مؤلفین صحاح ستہ کے شمائل بھی اصل رسالے پر اضافہ کر کے نظم کرون ہر چند کتب سیر
و تراجم محدثین وغیرہا مین جستجو کی گئی کسی جگہہ ان بزرگوارون کے حلیے میسر نہ آے
ناچار صرف بعض حلیہ امام الائمہ محمد بن اسمٰعیل بخاری رضی اللہ عنہ و شیخ الاسلام قدس سرہ

بستان المحدثین اور تاج المکلل و اتحاف سے اخذ کر کے اصل رسالے پر اضافہ کیا گیا اللہ پاک اپنے فضل و کرم سے برکات شمائل سرور کائنات علیہ السلام والصلوۃ سے خصوصًا اور حسنات جلیۂ اہل بیت اطہار و اصحاب کبار و مجتہدین ابرار و محدثین اخیار سے عمومًا دارین مین بہرہ مندی و ارجمندی مقدور فرماوے وما ذلک علی اللہ بعزیز جس روز اس رسالے کا نظم کرنا شروع کیا اوسی روز یا دوسرے روز قریب وقت نماز فجر محرر سطور نے خواب مین اپنے گلے مین سونے کا بہت چمکتا ہوا ہار پڑا دیکہا اس خواب کو بشارت حسن قبول نظم جلیہ سمجھکر مینے یہ تعبیر دی کہ یہ حلیہ مذہب بطفیل حلیۂ مزیب محبوب رب العالمین مجہہ ناچیز کو عطا ہوا اس خواب کو بعض علماء صالحین پر بھی مینے عرض کیا اونھون نے بھی یہی تعبیر دی فالحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ کما یحب ربنا و یرضی مخفی نرہے کہ مطالب رسالہ بلوغ العلی کتاب صحیح بخاری و صحیح مسلم و شمائل ترمذی و طبقات واقدی و مواہب لدنیہ و سبل الہدی و خصائص کبری و منتخب جمع الجوامع و تحفۃ المحافل و شفای قاضی عیاض و احیاء العلوم و نہایۂ ابن کثیر و صراط سوی و فصل الخطاب و سیرت ابن ہشام و ریاض نضرہ سی ماخوذ و ترجم مین مولف نامدار دام اقبالہ نے نہایت خوبی کے ساتہہ منتخب کر کے اونکو جمع فرمایا ہے یہ منظوم گویا اوسی باغ کے پھولون کا گلدستہ ہی ناظرین سی توقع ہے کہ اس کتاب کو مطالعہ کر کے مولف موصوف اور ناظم ہیچمیرز کو دعای عافیت و حسن عاقبت سی یاد کرینگے اور میری خطاء و نسیان سے غض بصر و غمض نظر فرمائین گے کہ

الانسان یساوق الخطاء والنسیان واللہ تعالی عند لسان کل انسان و الجنان

حلیۂ مبارکہ سرور کائنات فخر موجودات علیہ افضل التحیات و الصلوات

تجہی کو حمد شایان ہے خدایا
کہ حضرت سا نبی تو نے بنایا

دیا تو نے جمالِ خوب اونکو
عطا کی صورتِ محبوب اونکو

بنائی کیا عجب صورت عجب شان
تری کاریگری کے جاؤن قربان

جب اونکے یاد آتے ہین شمائل
غزل پڑہتا ہے یہ رو کر مرا دل

غزل

رہی حسرت کہ حضرت کو نہ دیکھا
شفیقِ حالِ امت کو نہ دیکھا

نہ دیکھا جسنے کچہہ دنیا مین آکر
جو اوس عقبی کی دولت کو نہ دیکھا

غضب ہی ای مسلمانو غضب ہے
نہ دیکھا ابر رحمت کو نہ دیکھا

نظر کیا آئے صورت زندگی کی
جب ایسے خوبصورت کو نہ دیکھا

قیامت ہے قیامت ہی قیامت
کہ ایسے سرو قامت کو نہ دیکھا

یہ اپنی شور بختی کا اثر ہے
جو اوس کانِ ملاحت کو نہ دیکھا

یہ سب دیکھا نہ دیکھا ہی اکارت
جو اوس عینِ عنایت کو نہ دیکھا

جمیل اس غم مین رو کر جان دیجیے
کہ ان آنکھون سے حضرت کو نہ دیکھا

سنو ای مومنو جائے ادب ہی — بیانِ حلیۂ شاہِ عرب ہے
سراپائے پیمبر کی ہے تقریر — رکھو دل کے مرقع مین یہ تصویر
کہون کیا شاہِ دین کیسے تھے کیا تھے — سراپا نور تھے شانِ خدا تھے
یہ ہی وصفِ جمالِ پاک مجمل — کہ سارے خلق مین تھے آپ اجمل
قریب و دور سے حسنِ پیمبر — نظر آتا تھا خوبی مین برابر
معظم تھے دلون مین اور نظر مین — مکرم علوی و جن و بشر مین
خموشی مین وقار اونکا سوا تھا — سخنگوئی مین خوبی تھی مزا تھا
جو پہلی بار اونکو دیکھتا تھا — وہ ہو جاتا تھا اک ہیبت زدہ سا
جو کرتا میل جول آکر نبی سے — وہ رکھتا آپکو محبوب جی سے
درخشندہ تھا رنگِ روی سرور — نہ ابیض تھا نہ گندم گون سرور
سپیدی مین تھی سرخی آشکارا — روان عارض پہ گویا آبِ زر تھا
کھڑے ہوتے جو سورج کے مقابل — نکلتا ضو مین وہ ناقص یہ کامل
کوئی حضرت کا ہمپایہ نپایا — بہت ڈھونڈھا کہین سایہ نپایا
سرِ والا کلان تھا اور مُدوّر — سیہ تھے موی سر جون مشکِ اذفر
فرو ہشتہ تھے بال اونکے نہ مرغول — ولیکن معتدل بر وجہِ معقول
سنورنے سے نظر آتے تھے ایسے — لکیرین ریگ مین ظاہر ہون جیسے
کیے جاتے اگر دو حصہ وہ بال — تو ہو جاتے اسی صورت سے فی الحال

مگر رہتے تھے وہ تا زیرِ گوش
کبھی بڑھ کر پہونچ جاتے تھے تا دوش

جو ہوتے چار گیسوے مطہر
نکلتے پیچ میں سے کان باہر

کہ اک اک کان کے دونوں طرف سے
نکل کر دو دو گیسو رخ پہ آتے

جو کانوں پر وہ اونکو ڈالتے تھے
نمایان رہتے تھے گردن کے صفحے

پچھٹے تھے پہلے موئے شاہ ابرار
نکالی مانگ اونمین آخر کار

سپیدی چند بالونمین تھی روشن
مگر اوسکو چھپا دیتا تہا روغن

کشادہ تھی جبینِ سرورِ دین
چمک مین رشکِ مہر و ماہ و پروین

وہ ابرو آبروے حسنِ دلجو
نہ تھی پیوستگی جن مین سرِ مو

دل آرا دونون ابروئے مقدس
دراز و خوب و باریک و مقوس

میانِ ہر دو ابرو ایک رگ تھی
بوقتِ خشم جو اکثر اوبھرتی

وہ کامل گوش کانِ دلربائی
فدا تھی اونپہ جی سے خوشنمائی

بڑی آنکھین نہایت دلنشین تھین
وہ بی سرمے کے گویا سرمگین تھین

سیاہی مردمک کی چشم بد دور
سپیدی حدقہ کی نورٌ علیٰ نور

رگین سرخ اوس سپیدی مین نمایان
دلِ شیدا کے خون ہونیکا سامان

جگر مین چٹکیان لینے لگا دل
غزلخوانی کی جانب لیچلا دل

غزل

ترستی ہین زمانے بھر کی آنکھین
کہ دیکھین میرے پیغمبر کی آنکھین

ازل سے ہین آلٰہی شائقِ دید
جمالِ چہرۂ انور کی آنکھین

یہ دیکھو روتے روتے آگئین ہین
تمھارے عاشقِ مضطر کی آنکھین

اوٹھائین کب تلک اشکون کے صدمے
نہین ہین کچھ مری پتھر کی آنکھین

جمیع آنکھون کی ٹھنڈک ہے امین
کہ دیکھین شافعِ محشر کی آنکھین

وہ پلکون کی درازی اور کثرت
عجب تھی خوشنما و خوبصورت

عیان مژگان مین اک برشتگی تھی
انوکھی طرز کیفیت نئی تھی

مژہ اندر مژہ سے چشمِ پرنور
گمان ہوتا کہ ہو جائے نہ مستور

عرنینِ بینی عجب باریک و زیبا
بلند اک نور او سے جلوہ آرا

جو کوئی بے تامل دیکھتا تھا
گمان کرتا تھا وہ بینی کو اونچا

بلند ایسی بہت بینی نہ تھی وہ
فقط تھی نور کی جلوہ گری وہ

کہون کیا کیسے تھے حضرت کے رخسار
بہت نرم اور بغایت صاف ہموار

کشادہ دونون عارض اور رخشان
دلِ و جانِ جہان کے تھے دل و جان

ہوا کچھ دل مین پیدا ولولہ پھر
غزل پڑھنے کا موقع آگیا پھر

غزل

لبھاتے دل کو ہین رخسار دونون
غرض مطلب کے ہین ہشیار دونون

مرے نادیدہ آنکھوں کی دعا ہے — ہم ان دونوں سی ہوں و چار دونوں

جمالِ رخ کی ہیں آنکھیں طلبگار — ہیں خواہانِ دوا بیمار دونوں

کہو آنکھوں سے یاد آجائے وہ گیسو — بس اب اشکوں کا باندھیں تار دونوں

دکھائیں تو وہ عارض جان و دل یاں — فدا ہونے کو ہیں تیار دونوں

کفِ پائے پیمبر ہو کہ خورشید — غرض ہیں مطلعِ انوار دونوں

جبیں احمد کو دیکھوں اور فدا ہوں — یہ نکلیں حسن تیں اکبار دونوں

لبوں میں احسنِ خلقِ خدا تھے — نتھے لب آپکے دار الشفا تھے

جو ہوتے بند وہ لبہای اشرف — تو لوگوں میں نظر آتے تھے الطف

کشادہ تھا دہانِ پاک حضرت — بہت پاکیزہ بو اور خوبصورت

لبوں تعریف کیا آپ دہن کی — کہ خوشبو جسمیں تھی مشکِ ختن کی

درخشاں گرچہ تھے دانت اونکے سارے — پر اگلے چار تھے روشن ستارے

چمک اون دانتوں میں تھی بی نہایت — نمایاں ہوتی تھی اولوں کی صورت

کشادہ تھے دو تا دندانِ پیشین — سیانہ چار دندانِ شہِ دین

گماں ہوتا تھا یہ ہنگامِ گفتار — کہ باہر آتے ہیں چھن چھن کے انوار

ہنسی آتی کبھی تو برق و لمعاں — در و دیوار پر ہوتی نمایاں

نہ آواز اونکی ہلکی تھی نہ بھاری — بس ایسی تھی لگے جو دلکو پیاری

بلند آواز تھی خوش گفتگو تھی — خجستہ طلعت و پاکیزہ رو تھی

پہونچی تھی صدا اونکی وہان تک ۔ نہ اور ونکی صدا پہونچے جہانتک
فصاحت آپ کی ضرب المثل تھی ۔ پسند اہلِ ادیان و ملل تھے
کھلی تقریر تھی واضح بیان تھا ۔ تکلف کو دہان مدخل کہان تھا
نہایت خوبصورت تھی محاسن ۔ بیان کیا ہو سکین اوسکے محاسن
پر انبوہ ایسی تھی ریش پرانوار ۔ کہ جس سے بھر گئے تھے دونون رخسار
سیہ تھی خوب ہی داڑھی کی رنگت ۔ بہت ہی خوشنما پائی تھی سُبلت
لب زیرین کے نیچے موئی انور ۔ درخشانی مین تھے رخشندہ گوہر
وہ بال اوس ریش کو جکے مقرر ۔ لکھا ہے پڑتے تھے داڑہی کے اوپر
جو کوئی دیکھتا تھا اونکا ارسال ۔ سمجھتا تھا کہ یہ داڑہی کے ہین بال
میانِ ہردو گوش و فرق عالی ۔ سپیدی تھوڑے بالون مین جہان تھی
سپیدی عنفقہ مین تھی جو پیدا ۔ بغایت جانفزا تھی اور دل آرا
فقط ابیض تھے موئی پاکِ احمد ۔ قریب بست و باقی جملہ اسود
وہ ابیض مو کہ پر نور و ضیا تھے ۔ بہ نسبت سر کے داڑہی مین سوا تھے
درخشان تھا رخِ پر نور ایسا ۔ کہ گویا چودھوین شب کا قمر تھا
چمکتا مُنھ خوشی مین آینہ وار ۔ نظر چہرے مین آتا عکس دیوار
گمان ہوتا تھا چہرہ پر گہِ دید ۔ ہے گویا سیر کرتا اسمین خورشید
جب انوارِ صباحت ہوتی روشن ۔ نظر آتے اندھیری شب مین سوزن

بہت گول اونکا چہرہ تھا نہ لنبا	مگر تدویر تھی کچھ اوسمین پیدا
اوٹھا پھر دل مین جوش نغمہ خوانی	سناتا ہون غزل بیمثل و ثانی

غزل

عجب تھی آپ کی محبوب صورت	کہان ہوتے مین ایسے خوبصورت
عزیز اونکو کہین یوسف سی بڑھکر	جو دیکھین آپ کی یعقوب صورت
رہین سگے کیا اسی صورت سی صابر	نبی کی دیکھکر ایوب صورت
سوا صورت سے محبوب الٰہی کی سیرت	ہی سیرت ہے سوا مرغوب صورت
اونھین کی راتدن دیکھا کرون شکل	نہین ہے دوسری مطلوب صورت
ہر اک ستا ہون آتی دیکھنے کو	وہ خوش انداز و خوش اسلوب صورت
جمیل اللہ کی الفت مین بنا ہے	عجب دیوانہ وش مجذوب صورت
مرتب گردن سر دار کو مین	درازی اور کوتاہی کے مابین
وہ ہاتھی دانت کی گردن تھی گویا	بسان سیم خالص تھی مصفا
سمجھتے دیکھنے والے مقرر	روان ہے آب زر شاید کہ اسپر
بہت تھی بیچ مین شانون کے دوری	بزرگی شانہ و بازو مین پوری
عظام شانہ و پشت و مفاصل	تناسب سے بزرگی سب کو حاصل
بڑائی تھی نہ تنہا ہڈیون مین	تھی جو بڑائی بھی پیدا ہڈیون مین

لکھوں میں حال کیا اونکی بغل کا
نماز اونکو جو پڑھتے دیکھتا تھا
کہ سمت پشت اقدس سے بغل کی
عرق تھا مشکو ایسا بغل کا
میان ہر دو کتف پاک حضرت
ہوا ثابت کہ تھی وہ مہر ساطع
وہ خاتم جو سند تھی سروری کی
کچھ اوس پر خال تھے صورت سی کے
نہ مطلق بدنما تھی اوسکی ہیئت
حوالی میں تھے بال اوسکے نمودار
بیان کرتے ہیں جابر اپنی حالت
نوالے کی طرح رکھ لی دہن میں
کشادہ خوب پشت احمدی تھی
بخوبی آپ کا سینہ تھا چوڑا
نہ عیب اونکو لگاتی ناتوانی
کشادہ تھی میان سرور دین
میان سینۂ پر نور تا ناف

صفا میں آئینہ سی تھی دوبالا
کھلے ہاتھ اونکے اتنے دیکھتا تھا
نظر آتی تھی سرخی و سپیدی
دماغ جان معطر جس سے ہوتا
نمایاں جلوۂ مہر نبوت
قریب اعلای کتف چپ کے واقع
بشکل بیضۂ[له] کبک دری تھی
ذرا کم یا برابر تھے چنے کے
مشابہ تھی جسد کے ساتھ رنگت
خدا ہی جانتا ہے اوسکے اسرار
کہ مینے ایک دن مہر نبوت
لگی بو مشک کی آنے بدن میں
مصفا تھی کہ چاندی میں ڈھلی تھی
برابر صاف سینے کے شکم تھا
نہ اونکے بطن اقدس کی کلانی
تھے چوڑے جبکہ سب اعضا دریں
کھنچا بالوں سے تھا اک خط بہت صاف

له بعض روایات میں [illegible] ۱۲

شکم اور ہر دو تا پستان خالی
سوا اوس خط کے تھی بالون سے خالی

دو دست و شانہ و صدر مبارک
رو پہن سے تھے نظر افروز مشک

پڑی تھین پیٹ پر اونکے بٹین تین
ہوئی اسطرح ثابت اونکی تعیین

کہ اک تہ بند مین رہتی تھی مخفی
نمایان دو بٹین رہتی تھین اونکی

ظہور اک بٹ کا ہی بعضون نے لکھا
خفا ثابت کیا ہے ماسبق کا

غرض تینون بٹین تھین نرم و خوشتر
کتاب سادہ سے شفاف ترکر

سطبری ساعد و بازو مین پیدا
درازی دونون پہونچون مین ہویدا

کلائی تھی دراز اور ہاتھ چوڑا
ہتیلی بھی فراخ و نرم و زیبا

نہایت نرم و پرگوشت انگلیان تھین
درازی اونکی یونہین تھی روان تھین

نظر کرتا جو اونپے بے محابا
وہ چاندی کی اونہین شاخین سمجھتا

کہا جابر نے اکدن پیار کے ساتھ
مرے عارض پہ پھیر آپ نے ہاتھ

تو خوشبو ہاتھ کی اور اوسکی ٹھنڈک
ہوئی منہ پر موثر میرے یانتک

کہ مین سمجھا کسی نے ہاتھ اونکا
نکالا طبلۂ عطار سے تھا

وہ اونکی پنڈلیان تھین نرم و باریک
جو خرمے کا کہون گابھا تو ہی ٹھیک

قدم پرگوشت اچھے لنبے چوڑے
نہ ایسے کسی نے اور نہ دیکھے

جو پھیلاتے وہ اپنا پانون بایان
سیاہی اوسمین ہو جاتی نمایان

زبس جلد بدن مین نازکی تھی
یہ حالت احتباس خون سے ہوتی

درازاونکے قدم کی اونگلیان تہین — عجب پر گوشت تہین طرفہ وہ تہین
زمین سے پانون کے تلوے تہے اونچے — گزر جاتا تہا آب اونکے تلے سے
درازی پاشنہ مین تہی ہویدا — کمی تہی گوشت مین فی الجملہ پیدا
جو ہمسایہ انگوٹہے کی تہی اونگلی — انگوٹہے کی بہ نسبت کچہہ بڑی تہی
بخوبی معتدل اندام سارا — مناسب تہے بدن کے سارے اعضا
نہ تہے لنبے بہت نیز الوری کچہہ — میانہ قامتی سے تہے سوا کچہہ
مگر جب قوم کے ہمراہ ہوتے — نظر آتے تہے سب سے آپ اونچے
لکہا ہے وہ طویل القامت انسان — کہڑے ہوتے جو گرد شاہ ذیشان
تو رہتے آپ اون دونون سے اونچے — الگ ہو کر میانہ قد ٹہہرتے
اگر بیٹہے ہوئے ہوتے پیمبر — تو رہتے اونکے شانے سب برابر
غرض سب حالتون مین شاہ والا — کیے جاتے تصور سب سے اعلی
بدن کچہہ آخر سن مین نبی کا — ہوا ثابت کہ فربہ ہو گیا تہا
بہم پیوستہ تہا سب جسم کا گوشت — ذرا ڈہیلا نہ تہا اگلا سا تہا گوشت
لکہون کیا حال اون پیارے بدن کا — برابر گوشت تہا سارے بدن کا
صفا مین تہے وہ آیینے کے ہمسر — سپیدی مین شبیہ ماہ انور
تن والا کی زیبائی نہ پوچہو — قد بالا کی رعنائی نہ پوچہو
دل شیدا کو یاد آئی وہ قامت — قیامت ہو گئی برپا قیامت

نہ روکے سے دل غنچہ عطر کے گا | کوئی تازہ غزل سنکر کے گا

غزل

ملاقات آپ کو کیا خوشنما قد
نظر آتا تھا سانچے میں ڈھلا قد

زبانِ حال سے کہتا تب طوبیٰ
یہ کیا عجب ہے جسکا جلی قد

شبِ اسریٰ کیا ثابت نبی نے
کہ سدرہ سے رہا بالا مرا قد

جو خوبی چاہیے تھی اونمین موجود
رسیلی آنکھ پیارا اونکا بھلا قد

لیا سانچے میں ڈھالا اک جہان کو
تماشا ہے کہ خود بیسایہ تھا قد

زمین میں قد آدم سے وہ گڑ جائے
گھٹے اتنا جو دیکھے آپ کا قد

جنہیں اب سلسلہ سے ہو جو دستا
کہ یاد آیا نبی کا دلربا قد

نزاکت جلد میں رنگ کی عیان تھی
لطیف و باطراوت بیگمان تھی

پسینا ہو نکو آتا تھا جو اکثر
چمکتا تھا وہ رخ پر مثل گوہر

بدن تھا مشک سی خوشبو میں الطف
کفِ عطار گویا اونکے تھے کف

جو آکر ہاتھ حضرت سے ملاتا
تو خوشبو ہاتھ کی دن بھر وہ پاتا

جو ہاتھ اپنا کسی بچے کے سر پر
ذرا از لطف رکھدیتے پیمبر

تو سب بچوں میں خوشبو کے سبب سے
سب اوس بچے کو تھے پہچان لیتے

شبِ معراج سے خوشبو بدن کی
زیادہ پائی خوشبو ہی دولہن کی

گذر جس راہ سے ہوتا نبی کا　　تو پیچھے آنے والا جان لیتا
کہ اس رستے سے گزرے ہیں پیمبر　　وگرنہ راہ کیون ہوتی معطر
وہ جتنے راستون سے تھے گزرتے　　پسینے سے معطر سب کو کرتے
کسی مداح نے اچھا لکھا ہے　　بیانِ واقعی پورا لکھا ہے
کہ بعد اونکے کسی کو اور اول　　نہ دیکھا اون سے احسن اور اجمل
نبی کے وصف مین دلچسپ اشعار　　لکھے حسان نے تحسین کے سزاوار
بعینہ ترجمہ اون کا سنا کر　　رکھون منت سخن فہمون کے سر پر
نہ دیکھی آنکھ نے خوب ایسی صورت　　جنی بچہ نہ ایسا کوئی عورت
بری ہر عیب سے پیدا ہوئے تم　　تو گویا اپنی چاہت کے بنے تم
جمیل اب ہو چکا ختم شمائل　　غزل سننے کی جانب دل ہے مائل

غزل

بنے مین یوسف زلیخائی محمد　　جو دیکھین وہی زیبائی محمد
طلب کسکو شفاعت کی نہین ہے　　نہین ہے کسکو پروائی محمد
وہ ایسی کون سی طوبی مین ہے شاخ　　جو ٹھہرے عکس بالائی محمد
لپٹ کر خوب لون جی بھر کے بوسے　　جو پاؤن مین کف پائی محمد
تسلی دل کو دیتا ہون یہ کہکر　　مجھے نیند آئی اور آئی محمد

حبیب اپنا کہا کسکو خدا نے | ہوا ہے کون ہمتای محمد
کہین سب جاؤن جب محشر مین یارب | وہ آباد یکھو شیدای محمد
جمیل اپنا جناب کبریا نین | ہے نذرانہ سراپای محمد

سلام اللہ کا اور اوسکی رحمت
رہے نازل نبی پر تا قیامت

شمائل ابو البشر آدم صفی اللہ علیہ السلام

کوئی کیا سمجھے آدم کی حقیقت | ہی نقش اولین کلک صنعت
خدا نے ہاتھ سے جسکو بنایا | بھلا خوبی کا اوسکی پوچھنا کیا
کہا ہے آپکی نسبت یہ علما نے | بنایا اپنی صورت پر خدا نے
قد اونکا ساٹھ گز لمبا ہی مروی | ہی ثابت سات گز پہنائی اونکی
کثیر الشعر تھے اور آدم اللون | ہوا ان سے زیادہ خوبرو کون
سرین بھاری بڑی آنکھین تھین انکی | بڑی گردن سنی ایسی نہ دیکھی
نبی نے یہ کہا تھے آپ امرد | نہ تھے موئی محاسن صاف تھی خد

خدا کی رحمت کامل ہو ان پر
سلام اللہ کا نازل ہو انپر

شمائل آدم ثانی نوح نجی اللہ علیہ السلام

ستو اب نوح کی شکل و شمائل — سپیدی کی طرف تھا رنگ مائل

بہت دلچسپ گھونگر والے تھے بال — بڑا سر اچھی داڑھی آنکھیں تھیں لال

خدا کی رحمتِ کامل ہو انیر
سلام اللہ کا نازل ہو انیر

شمائل ہود علیہ السلام

شمائل ہود کے فتح البیان سے — جو ثابت ہیں سنو وہ گوش جان سے

کہ تھے آدم کے ہمصورت یہ حضرت — بہت ہی خوشنما تھی انکی صورت

خدا کی رحمتِ کامل ہو انیر
سلام اللہ کا نازل ہو انیر

حلیۂ ابو الانبیاء ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام

روایت کرتے ہیں یون ابن عباس — کہ فرماتے تھے اکدن سید الناس

شب اسریٰ خلیل حق کو دیکھا — ہی نقشہ ہو بہو میرا اونکا

ہی بوذر سے روایت دوسری یون — میں اشبہ اونسے اونکی آل میں ہون

یہ لفظ ام ہانی تیسرا ہے — کہ وہ اشبہ ہیں مجھسے اور میں اونسے

خدا کی رحمتِ کامل ہو انیر — سلام اللہ کا نازل ہو انیر

سلہ قاضی الامام محمد بن علی شوکانی رضی اللہ عنہ انہیں کی اولاد امجاد میں سے کذا فی البدر الطالع ۲۰۱ صفحہ

شمائل لوط علیہ السلام

میانہ تھا قد لوط پیمبر
تھے انکے موئے سر سیہ سراسر

لکھا ہے گندمی تھا آپ کا رنگ
دلاویز ایک ہی تھا آپکا ڈھنگ

خدا کی رحمت کامل ہو انپر
سلام اللہ کا نازل ہو انپر

شمائل اسمعیل علیہ السلام

سفیدی رنگ اسمعیل میں تھی
نمودار اوسمیں کچھ تھوڑی سرخی

بڑی ناک اور قامت تھا دلاویز
ضیا و نور سے چہرہ تھا لبریز

خدا کی رحمت کامل ہو انپر
سلام اللہ کا نازل ہو انپر

شمائل اسحق علیہ السلام

تھے اسحاق ایک مرد خوبصورت
بدن کی تھی سپید و سرخ رنگت

نہایت خوشنما چہرہ تھا انکا
بڑی بینی بلک رخسار زیبا

خدا کی رحمت کامل ہو انپر
سلام اللہ کا نازل ہو انپر

شمائل یعقوب علیہ السلام

وہی یعقوب کا پورا ہے حلیہ
جو انکے باپ کا تھا حلیہ

لب لعلین یہ تھا اک خوش شمائل
لطافت اسکی جانے مبتلا دل

کہوں کیا خوبرو یہ کسقدر تھے
پسر تھے انکے یوسف یہ پدر تھے

خدا کی رحمت کامل ہوا نپر
سلام اللہ کا نازل ہوا نپر

شمائل یوسف علیہ السلام

جمال یوسف کنعان کی بابت
انس کرتے ہین مرفوعا روایت

کہ آدھا حسن انھین اور انکی مان کو
ہوا مقسوم باقی کل جہان کو

ہویدا اسکے ہین آیات قرآن
جو انکے حسن صورت پر ہین برہان

زنان مصر نے جب انکو دیکھا
ہوئین جو حالتین اونکی کہون کیا

حواس ایسے گئے اوسوقت اونکے
چھری سے کاٹ ڈالے ہاتھ اپنے

کہا اسکو بشر کہنا خطا ہے
فرشتہ گر کہا جاے بجا ہے

کتابون مین سیر کی ہے یہ مکتوب
کہ انکا روی انور تھا بہت خوب

سپیدی رنگ مین لیکن دل افروز
خجل ہو جسکے آگے نور مین روز

مجعد بال آنکھوں میں بڑائی
بڑائی تا بحدِ خوشنمائی

وہ پہونچے پنڈلیاں شانے وہ آرا
کہ تھی جنمیں سطبری آشکارا

برابر سینے کے پیٹ اونکا تھا صاف
نہایت خوشنما چھوٹی سی تھی ناف

بوقت خندہ و ہنگام گفتار
نمایاں ہوتے تھے دانتوں سے انوار

خدا کی رحمتِ کامل ہو انپر
سلام اللہ کا نازل ہو انپر

حلیۂ موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام

کہا حضرت نے موسیٰ کو جو دیکھا
بڑا قد گندمی رنگ اونکا پایا

برابر کانوں کے یا اونکے اوپر
فرو بستہ میں بال اونکے مقرر

حدیثِ بیہقی میں ہے یہ آیا
کہ میں نے موسیٰ عمران کو دیکھا

مجعد بال تھے اور قد ہے لنبا
وہ مرد از شنوءہ کے ہیں گویا

تھے ظاہر موسے ہنگام بینش
کثیر الشعر اور حسنِ آفرینش

خدا کی رحمتِ کامل ہو انپر
سلام اللہ کا نازل ہو انپر

شمائل ہارون علیہ السلام

شمائل ہارون علیہ السلام

جبین ہارون کی چوڑی بال چکنے	ذرا اونبھرے ہوئے آنکھون کے کوئے

خدا کی رحمتِ کامل ہو انپر
سلام اللہ کا نازل ہو انپر

شمائل داؤد علیہ السلام

بہت دلچسپ تھا داود کا رنگ	عقیق و لعل کا سرخی مین ہمرنگ
میانہ قد بڑا پیٹ آنکھہ چھوٹی	تھین اونکی پنڈلیان پتلی نہ موٹی

خدا کی رحمتِ کامل ہو انپر
سلام اللہ کا نازل ہو انپر

شمائل سلیمان علیہ السلام

سلیمان خوبرو تھے اور حسین تھے	بڑے تھے پانون او رہباری سرین تھے
کیے انکے خدانے زیر فرمان	ہوا و طیر و وحش و جن و انسان

خدا کی رحمتِ کامل ہو انپر
سلام اللہ کا نازل ہو انپر

حلیۂ عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام

اوسی اسریٰ کی شب مین نظر آیا — کہ جنے عیسیٰ مریم کو دیکھا

میانہ آفرینش رنگ گورا — نظر تیرا او جعد موئی زیبا

ہے لفظِ بیہقی مین یہ زیادت — میانہ قد سپید و سرخ رنگت

کہا راوی نے فرماتے تھے حضرت — ہین عروہ ابن مسعود اونکی صورت

خدا کی رحمت کامل ہو انپر
سلام اللہ کا نازل ہو انپر

حلیۂ امیر المومنین خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

سنو اب صورتِ صدیق کا حال — کہ گورا رنگ تھا سر پہ تھے بال

نحیفہ پشت گہری آنکھون والے — بہت کم گوشت رخسارے تھے اونکے

بدن دبلا او نچا ماتھا قد اچھا — جڑون مین انگلیون کے گوشت کم تھا

محل تہبند کے بندھنے کا اپنے — ہمیشہ ہاتھ سے وہ تھامے رہتے

نہ رکھتے اپنی داڑھی بے خضاب آپ — حنا و کتم کا کرتے خضاب آپ

چمک داڑھی مین وہ شعلہ کی صورت — کرتی چہرے کی جس سے زیب و زینت

ہمیشہ تر زبان ہون اسکی دعا سے — خدا راضی ہوا اونسے وہ خدا سے

[illegible]

حلیہ امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

امیر المومنین حضرت عمر کا | کتابون مین لکھا ہے یہ سراپا
سپیدی رنگ مین انکے سوا تھی | عیان سرخی سپیدی مین ذرا تھی
زیادہ تیل کے کھانے سے انکا | بالآخر ہو گیا تھا رنگ کالا
تھی اصلع موئے سر جاتی رہی تھی | بہت سرخ آنکھین تھا عارض ہلکی
گھنی تھی ریش والا اور بدو | بھری مونچھین کنارے اونکے احمر
لکھا ہے خشمگین ہوتے جو حضرت | تو مُنہ مین داب لیتے اپنی سُبلت
جب آتا غیظ تو پھنکارتے تھے | بہت سبلت کو اپنی تاب دیتے
لگاتے تھے حنا بالون مین سر کے | مگر داڑھی کو اپنی زرد رکھتے
قدم دونون کشادہ فراخ اندام | لیا کرتے تھے دونون ہاتھ سے کام
نمایان ران پر اک تل تھا کالا | بڑا سارے قدون سے قد بالا
برہنہ پا کبھی گر آپ چلتے | تو ہوتے سب پہ ظاہر اتنے اونچے
کہ گویا جانور پر ہین سوار آپ | فدا ہون اونکے قد پر میرے مان باپ
ہمیشہ تر زبان ہون اس دعا سے | خدا راضی ہوا اونسے وہ حد سے

حلیہ امیر المومنین عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ

یہ ذوالنورین کا لکھا ہے حلیہ
بدن ہلکا سا تھا نازک سا چہرہ

رخ پر نور پہ چیچک کے تھے داغ
وہ تھا یہ داغ رخ یا حسن کا باغ

حسین تھے دیکھنے میں پیلا رنگ
بہت تھے بال سر پہ گندمی رنگ

تھے اصلع اور سر کے بال اونکے
لٹون سے کان تک کے زیر تھے نیچے

درازی ناک مین تھی اور بلندی
سر سینے مین باریکی عیان تھی

کہا راوی نے تھے وہ باندھے بیت
ملائی تار سے دانتون کو اپنے

بڑی داڑھی تھی ایک خوبصورت
سپید و صاف تھی داڑھی کی رنگت

سب اونکے استخوانہای دوگانہ
بزرگی مین بیان کتف و شانہ

میان ہر دو شانہ فصل تھا خوب
توسط قامت والا کا مرغوب

ہمیشہ تر زبان ہو اس دعا سے
خدا راضی ہوا اونسے وہ خدا سے

حلیہ امیر المومنین علی بن ابیطالب کرم اللہ وجہہ

سنو حلیہ جناب مرتضی کا
حبیب مصطفی شیر خدا کا

جمال و حسن و خوشروئی مین یکسر
یہ تھے ماہ دو ہفتہ کے برابر

نظر جو دور سے چہرے پہ کرتا
وہ گندم گون سمجھتا رنگ اونکا

جو کرتا کوئی پاس آکر زیارت
تو پاتا گندمی رنگت مین مدت

نہ تھے پیشِ سرِ پُر نور کے بال | سپید اونکے تمام سر کے تھے بال
لکیرین سر پہ تھین بالون کی پیدا | ہون جیسے اونگلیون مین خط ہویدا
بغایت خوشنما تھے اونکے گیسو | عجب پیوستہ تھے آپسمین ابرو
وہ آنکھون کی سپیدی و سیاہی | مکمل حسن و خوبی سے کما ہی
کہان ہوتی ہین آنکھین ایسی پیاری | بڑی تھین سرمگین تھین اور بھاری
کشادہ دانت تھے داڑھی گھنی تھی | وہ داڑھی عرض مین اتنی بڑی تھی
کہ وسطِ ہر دو دوشِ پاک اونکا | بخوبی اونکے بالون سے چھپا تھا
سپیدی ریش پر ایسی نمودار | کہ گویا نور کی ہے اسپہ بوچھار
بسانِ سیم تھی گردن مصفا | عریض اونکے تھے کاندھے اور پہنا
سطبری استخوان دوش مین تھی | شکم سے آپ کے ظاہر بزرگی
دوگانہ استخوانون کے مفاصل | تھے چکلے چوڑے نظارے کے قابل
تھے انکے استخوانِ دوش ایسے | کہ جیسے استخوانِ شیر ژیان کے
بہم پیوستہ بازو اور ساعد | سطبری عضلہ بازو مین بھی وتھے
مگر موزون ہے باریکی جہان پر | سو باریکی نمایان تھی وہان پر
قوی تھے انکے بازو سخت تھی ہاتھ | ہتیلی ہوئی لیکن نرمی کے ساتھ
وہ عضلہ ساق کا اوپر سے موٹا | ذرا پائین کے جانب کو ھلکا
قریبِ فربہی تھا جسمِ اطہر | میانہ قد بدن پر بال اکثر

ہمیشہ تر زبان ہو اُن پر دعا سے
خدا راضی ہوا اونسے وہ خدا سے

صفت سیدۃ النسا فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا

فضائل مین جناب فاطمہ کے
روایت ہے یہ حضرت عائشہؓ سے

کہ اونکے بات کرنے کا قرینہ
وقار و حرکت و ہیئت و سکینہ

خرام خوشنما و طرز آواز
وہ سارے سب نبیؐ سے اشبہ کہ جدا

نبی سے تھے کہ ایسے لگتے جیسے
نہ تھین وہ فاطمہ کا اور بی بی سے

وہ اک دن آتین حضرت کے نزدکا
عزیز آپ اونکو رکھتے تھے بہت سا

جب آتین وہ کھڑے ہوجاتے حضرت
اوٹھتے اپنی جگہ سے جاتے حضرت

یہان تک کہ از شفقت آپ تھے
کہ اونکو پیار کرتے بوسے لیتے

ہمیشہ تر زبان ہو اُن پر دعا سے
خدا راضی ہوا اونسے وہ خدا سے

شمائل سید شباب اہل جنت حسن بن علی علیہما السلام

روایت ہے علی مرتضیٰ سے
کہ اشبہ تھے حسن خیر الوریٰ سے

شمائل اونکے تھے سر سے تا ناف
مشابہ سید کونین کے صاف

نہ کرتے ریش اقدس پہ خضاب آپ
سیہ اوسمین لگاتے تھے خضاب آپ

درازا اونکا قد اقدس نہ کوتاہ
تو سیدھا تھا نمایان اوس مین دلخواہ

مین کہتا ہون جو حلیہ ہے نبی کا
وہی سب تھا حسن ابن علی کا

ہمیشہ تر زبان ہون اس دعا سے
خدا راضی ہو اونسے وہ خدا سے

شمائل سید شباب اہل الجنۃ حسین بن علی علیہما السلام

ہے جز یہ بھی اوسی قول علی کا
حسن کے وصف مین اوپر جو گذرا

کہ تھے اشبہ رسول حق سے بیشک
حسین اسفل ہے سینے کے قدم تک

کہا ضحاک نے جبتہ بھی اونکا
شبیہ حضرت خیر الوری تھا

حسین ہوتے کہان مین ایسے پیدا
ڈہلا سانچے مین تھا گویا سراپا

جبین اور دونون رخساری تھے روشن
خضاب وسمہ سے داڑھی مزین

اندھیرے مین جو تھے وہ دکھ جاتے
شعاع رخ سے رستہ لوگ پاتے

ہمیشہ تر زبان ہون اس دعا سے
خدا راضی ہو اونسے وہ خدا سے

حلیۂ زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ

زبیر ابن العوام پاک طلعت — بخوبی گندمی رکھتے تھے رنگت

بڑے تھے بال سر کے اور بکثرت — بلکی تھی ریش لیکن خوبصورت

نہ تھے موئے ریش و سر مخضب — بیاض و شیب ہی رہتے مرتب

کبود آنکھیں میانہ قد والا — بدن مائل نحافت کی طرف تھا

ہمیشہ تر زبان ہوں اس دعا سے

خدا راضی ہوا ونسے وہ خدا سے

حلیہ طلحہ رضی اللہ عنہ

سپید و سرخ تھی طلحہ کی رنگت — بہت خوشرو تھے یہ اور خوبصورت

ہوا ثابت بہت تھے آپکے بال — نہ سیدے اور نہ گھونگر والے تھے بال

بکثرت تھے مخضب ریش اپنی — بہت نازک تھی انکی بیچ بینی

فراخی سینہ والا میں پیدا — عریض انکے تھے شانے اور پہنا

قدم چو پستی تلووں زمیں پر تھی — میانہ قد مائل بہ پستی

ہمیشہ تر زبان ہوں اس دعا سے

خدا راضی ہوا ونسے وہ خدا سے

حلیہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ

لکھون اب عبد رحمن کا مین حلیہ — یہ خوشرو تھے مگر بکا تھا چہرہ
سپیدی رنگ کی مائل بسرخی — عیان بالون مین کچھ ژولیدگی تھی
ہمیشہ رکھتے تھے وہ بال اپنے — کچھ اونچے کاندھون سی کانون سی نیچے
درازی آپ کی بینی مین پیدا — لطافت اور باریکی ہویدا
دو تا دندان پیشین گر گئے تھے — خضاب اصلا نہ داڑھی کو لگاتے
نمایان خوب گردن مین بزرگی — جھکی پیٹھ اور ہتیلی اونکی موٹی
کڑی تھی انگلیان لنگی قدم مین — درازی خوب قدِ معتبر مین

ہمیشہ تر زبان ہون اس دعا سے
خدا راضی ہوا اونسے وہ خدا سے

حلیہ سعد بن مالک رضی اللہ عنہ

سنو سعد ابن مالک کی شمائل — بزرگی کاسۂ سر کو تھی حاصل
مجعد بال رنگت گندمی تھی — بصارت آنکھون کی جاتی رہی تھی
یہ وسمے سے کرتے بال اپنے — بدن پر تھے زیادہ بال انکے
مثاپا انگلیون مین آپ کے تھا — قدِ دلچسپ چھوٹا اور موٹا

ہمیشہ تر زبان ہون اس دعا سے
خدا راضی ہوا اونسے وہ خدا سے

حلیہ سعید بن زید رضی اللہ عنہ

یہ تھا شکلِ سعید پاک کا ڈھنگ — بکثرت موے ذات گندمی رنگ

ہمیشہ تر زبان ہو اُن کی ثنا سے
خدا راضی ہوا نے وہ خدا سے

حلیہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ

یہ حلیہ بو عبیدہ کا ہے لکھ — بہت کم گوشت چہرہ آپکا تھا
نمایاں تھیں رگیں پیریے اونکے — نہ تھے دو دانت اگلے گر گئے تھے
سبک لحیہ تھے موئی فرق بے عیب — حنا و کتم سے رنگتے ہمیشہ
وہ کوزہ پشت و دبلے آدمی تھے — درازی آشکارا قد سے اونکے

ہمیشہ تر زبان ہو اُن کی ثنا سے
خدا راضی ہوا اونسے وہ خدا سے

حلیہ معاویہ ابن ابو سفیان رضی اللہ عنہ

دراز ابن ابو سفیان کا قد تھا — مہیب انکی تھی صورت رنگ گورا
عمر جب دیکھتے تھے انکا چہرہ — تو کہتے تھے یہ کسری ہے عرب کا

امام احمد کے مسند میں ہے مروی ۔ کہ انکے حق میں حضرت نے دعا کی
کہ قرآن و حساب اونکو سکھا دے ۔ الٰہی قہر سے اپنے بچا دے
سنن میں لفظ ہے یہ ترمذی کا ۔ کہ اسکو ہادی و مہدی خدایا
علی سے انکے نازیبا وغا تھی ۔ علی حق پہ تھے اور انکی خطا تھی
ولیکن سوء ظن انسے نہ رکھے ۔ کہ ہوتی ہے خطا انسان ہی سے
یہ کاتب وحی کے تھے اور صحابی ۔ برا کہنے میں ہے انکے خرابی
برا کہتے ہیں انکو بعض جاہل ۔ لکھے اس رو سے خاص انکے فضائل

ہمیشہ تر زبان ہوں اس دعا سے
خدا راضی ہوا ونسے وہ خدا سے

شمائل علی بن حسین ملقب بہ زین العابدین رضی اللہ عنہ

شمائل میں یہ زین العابدین کے ۔ امام و مقتدائی اہل دین کے
کہ گندم گون تھا رنگ روئی انور ۔ ذرا کوتاہ قد اور جسم لاغر

ہمیشہ تر زبان ہوں اس دعا سے
خدا راضی ہوا ونسے وہ خدا سے

شمائل محمد باقر بن زین العابدین رضی اللہ عنہ

محمد ابن زین العابدین کا — یہ حلیہ ہی سیر والون نے لکھا
سڈول اعضا تھے رنگ گندمی تھی — عجب کچھ خوشنما صورت تھی اونکی

ہمیشہ تر زبان ہون اس دعا سے
خدا راضی ہوا ونسے وہ خدا سے

شمائل جعفر صادق بن محمد باقر رضی اللہ عنہ

وہی سب حلیہ جعفر سے ہے مرقوم — جو انکے باپ کا اوپر سے ہے مرقوم

ہمیشہ تر زبان ہون اس دعا سے
خدا راضی ہوا ونسے وہ خدا سے

شمائل موسی کاظم بن جعفر صادق رضی اللہ عنہ

تھی اچھی موسی کاظم کی صورت — نہایت سرخ و گندم گون تھی رنگت

ہمیشہ تر زبان ہون اس دعا سے
خدا راضی ہوا ونسے وہ خدا سے

حلیہ علی رضا ابن موسی کاظم رض

لکھا ہے حال مین اتنا علی کے — سیہ رنگ اور اعضا معتدل تھے

ہمیشہ تر زبان ہوں اس دعا سے
خدا راضی ہو اونسے وہ خدا سے

حلیہ محمد جواد معروف بہ امام تقی بن علی رضا رض

محمد قرۃ العین علی کا
بدن تھا معتدل اور رنگ گورا

ہمیشہ تر زبان ہوں اس دعا سے
خدا راضی ہو اونسے وہ خدا سے

حلیۂ امام علی ہادی معروف بہ امام علی نقی بن محمد جواد رض

لکھا ہے یہ علی ہادی کی نسبت
کہ ان حضرت کی گندم گون تھی رنگت

ہمیشہ تر زبان ہوں اس دعا سے
خدا راضی ہو اونسے وہ خدا سے

حلیۂ امام حسن خالص معروف بہ حسن عسکری بن علی ہادی رض

حسن ابن علی مقبول دارین
تھے گندم گون و جرأت کے ثابین

ہمیشہ تر زبان ہوں اس دعا سے
خدا راضی ہو اونسے وہ خدا سے

حلیہ محمد حسن خالص رح

نہایت خوبصورت تھے محسن — تھے اچھے بال انکے معتدل قد
رہا کرتے تھے موٹا منکب پاک — کشادہ تھی جبین انکی بڑی ناک
یہی شیعہ کے ہین مہدی موعود — بقول انکے ہین سردابہ میں موجود
نشانون مین تھین اصل حقیقت — کہ اونکی ہوچکی دنیا سے رحلت

ہمیشہ تر زبان ہو انکی دعا سے
خدا راضی ہو اونسے وہ خدا سے

شمائل امام ہمام محمد بن عبد اللہ مہدی آخر زمان علیہ السلام

محمد مہدی آخر زمان کی — امام و پیشوائی انس و جان کی
حدیثون سے ہین ثابت جو شمائل — سنو وہ گوش دل سے ہوکے مائل
کہ ہوگا چہرہ پر نور حضرت — بعینہ اختر تابان کی صورت
بلندی آپکے قامت مین ہوگی — درازی بینی حضرت مین ہوگی
نہ ثابت گیسوان تنگ اونکا ہوگا — کشادہ تر جبین عالم آرا
مقوس ہوگی دونون انکی ابرو — نہ ہوگا فرق ان دونون مین سرمو
لکھا ہے آپکی آنکھون کی نسبت — کہ ہونگی سرمگین اور خوبصورت

گھنی داڑہی کے بال اور رنگت روشن | مگر دانتون مین ہوگا بیگلا پن

عیان شانے پہ ہوگی اک علامت | نبی کی جیسی تھی مُہر نبوت

کفِ یمنی مین تل ہوگا نمایان | زبانِ پاک مین لکنت فراوان

زبان کی بستگی سے تنگ آکر | وہ اپنا ہاتھ مارینگے فخذ پر

جدائی زانوؤن مین خوب ہوگی | عجب شکل آپ کی محبوب ہوگی

بیان کرتے ہین مرفوعاً یہ حیدر | کہ مہدی ہونگے ہمنام پیمبر

مشابہ خُلق و خصلت مین نبی سے | مغایر شکل و خلقت مین نبی سے

سلام اللہ کا اور اوسکی رحمت
رہے مہدی پہ نازل تا قیامت

حلیۂ امام عالیمقام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ

ہوا ہے حال نعمان بن ثابت | کتابون سے سیر کے ایسا ثابت

کہ آپ اک آدمی تھے خوبصورت | میانہ قد طبیعت بالطافت

یہ خوش گفتار گویا ایک ہی تھے | بہت اچھے بڑے ہی متقی تھے

رہے رحمت خدا کی اُنپہ نازل | خدا انکو کرے جنت مین داخل

حلیۂ امام دار الہجرہ مالک بن انس رض

امام اہل دین مالک کی صورت
کہ ابیض رنگ مین زردی عیان تھی
بلندی بینی والا مین پیدا
کمی بالون کی پیش سر نمایان
نفیس الطبع خوش پوشاک تھے آپ

بہت اچھی تھی اور ابیض تھی رنگت
تھین ان بڑی آنکھین اور قامت کلان تھی
درازی ریش انور مین ہویدا
بدن مین فربہی قامت کے شایان
بغایت قدردان تھے عطر کے آپ

رہے رحمت خدا کی انپہ نازل
خدا انکو کرے جنت مین داخل

حلیۂ امام ہمام محمد بن ادریس شافعی رضہ

سناؤن شافعی کے اب شمائل
طویل القصب تھے آپ اور اسمر
سبک رخسار تھے گردن بڑی تھی
خضاب سرخ تھا مطبوع خاطر
زبان خوش بیان اتنی بڑی تھی
بہت ذی عقل و خوش اخلاق تھے وہ

قد انکا طول کی جانب تھا مائل
ذرا کم گوشت تھا روئے منور
بہت دلچسپ آواز آپ کی تھی
وقار و رعب تھا چہرے سے ظاہر
نکلتی تو وہ بینی تک پہونچتی
فصاحت مین تو گویا طاق تھے وہ

رہے رحمت خدا کی انپہ نازل
خدا انکو کرے جنت مین داخل

حلیۂ امام عالیمقام احمد بن حنبل رح

یہ حلیہ ہے سبے مصطفا کا
کہ گندم گون تھا رنگ جسم اطہر
حنا سے رکھتے تھے داڑہی کو رنگین

امام احمد جہان کے پیشوا کا
درازی قد مین ظاہر تھی سراسر
عیان بشرے سے تھی اک شان تمکین

رہے رحمت خدا کی انپہ نازل
خدا انکو کرے جنت مین داخل

حلیۂ امام الائمہ ابو عبد اللہ محمد بن اسمعیل بخاری جامع صحیح رضی اللہ عنہ

محمد ابن اسمعیل ذیجاہ
تن اقدس مین ظاہر تھی نحافت
سدا ہی ناخورش کہاتے رہے نان
کبھی غیبت نہ کی اصلا کسی کی

نہ قامت رکھتے تھے لنبے نہ کوتاہ
طلب مین علم کے کرتے تھے محنت
نہ سمجھا سعی دین مین جان کو جان
کہا مجھسے گرفت اسپر نہوگی

رہے رحمت خدا کی انپہ نازل
خدا انکو کرے جنت مین داخل

حلیۂ شیخ الاسلام والمسلمین احمد بن عبد الحلیم تقی الدین ابن تیمیہ رض

سیانہ قامت ابن تیمیہ تھے — بہم تھے منفصل کتفین انکے
سیہ تھے بال داڑھی اور سر کے — بریدہ موئی سر کو اپنے رکھتے
لکھا ہے انکی آنکھون کی صفت مین — کہ گویا تھین زبانین انکی آنکھین
بلند آواز تھے اور افصح الناس — گرو تھے شغل دین مین انکے انفاس
سخی تھے باحمیت تھے جری تھے — سراپا خیر تھے شر سے بری تھے

رہے رحمت خدا کی انپہ نازل
خدا انکو کرے جنت مین داخل

شمائل رأس المتقین رئیس المحدثین نواب محمد صدیق حسن خان صاحب بہادر

رفع اللہ شانہ وافاض علی العلمین برہ وحسنات

شمائل مین یہ ممدوح زمن کے — پناہ شرع صدیق الحسن کے
میانہ قد ہے گندم گون ہے رنگت — مگر ہے گندمی رنگت مین حمرت
ہین سہل العارضین اور اکحل العین — بڑی آنکھین وہ رنگی باعث زین
نظر نیچی رہا کرتی ہے اکثر — اسے کہتے ہین شرم اللہ اکبر
بروت اونکی ہیں لیکن مزیب — ہے ہلکی داڑھی مہندی سے مخضب
بلندی بینی والا مین پیدا — ہے پیشانی کشادہ اور مصفا

کشادہ سینہ باقی جملہ اعضا — توسط سے مناسب قد کے زیبا
لکھون کیا آپ کے ذاتی فضائل — بنام ایزد ہر اک خوبی ہی حاصل
یہ رتبہ اور پھر اخلاق ایسے — غریبون مین نہین سردار کیسے
نئی یہ بات ہی سارے جہان سے — کبھی گالی نہین نکلی زبان سے
گزند ادنی نہ پہونچا کسیکو — کبھی مارا نہین اصلا کسیکو
نگاہ لطف ہے چھوٹے بڑے پر — عدو سے درگزر موقع پڑے پر
ہے اہل علم سے الفت زیادہ — غریبون سے اونھین رغبت زیادہ

بفیروزی رہین یارب سلامت
ہوا انکے دم سے خوب احیاء سنت

جمیل اب ہو چکا حلیونکا اتمام — دعا کے مانگنے مین کیا ہی ابرام
خلوص دل سے دونون ہاتھ اوٹھا کر — یہ کہہ الحاح سے آنسو بہا کر

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

کہ اے میرے خداوند توانا — سمیع و قادر و قیوم و دانا
کیے ہین تو نے جتنے مجھپر احسان — ادا ہو شکر اونکا کیا ہی امکان
بنایا مجھکو اور مومن بنایا — طریقہ اہل سنت کا بتایا
رکھا شرک اور بدعت سے مجھے دور — ہدایت سے کیا دل میرا معمور

عطا کی تندرستی اور صحت — دیا رزق اور وہ بھی بافراغت
جو مانگا تجھ سے جب مینے وہ پایا — کبھی پھر کر نہ خالی ہاتھ آیا
کرم تونے کیا گرچہ ہاتھین — بلایا تونے اور بھاگا پھرا مین
عطا کی تونے اور مینے خطا کی — خطا کی مینے اور تونے عطا کی
خطا مین اتنی کین گو مینے یارب — کہ مین ارض و سما جن سے لبالب
مگر تونے لیا مجھ سے نہ بدلا — تری رحمت کا رخ دم بھر نہ بدلا
کبھی دل سے نہ مینے بندگی کی — اکارت اپنی ساری زندگی کی
پھر اس پر بھی وہی تیرا کرم ہے — وہی شفقت وہی لطف اتم ہے
اب اتنی بات کا ہون اور محتاج — کہ جیسی رکھی دنیا مین مری لاج
نہین عقبی مین کھونا میری عزت — نہ دینا مجھکو محشر مین ذلت
عذاب قبر سے یارب بچانا — نہ مجھکو کندۂ دوزخ بنانا
یہ مانا انتہا کا ہون گنہگار — عقوبت کا سراسر ہون سزاوار
مگر یہ تو بتا بندہ ہون کس کا — مین کہلاتا ہون کسکا نام لیوا
اگر مجھ روسیہ کو بخشدیگا — کرم کچھ کم نہو جائیگا تیرا
الٰہی دے مجھے اپنی محبت — اوٹھا لے دل سے دنیا کی محبت
رکھون الفت شفیع انس و جان سے — سوا بیٹے سے بڑھکر باپ مان سے
اونھین چاہون مین ہر انسان سے بڑھکر — الٰہی اپنی پیاری جان سے بڑھکر

اونھین کی راہ پر مجھکو چلانا	اسی پر مارنا رکھنا جلانا
ہے دنیا کی فقط اتنی تمنا	کہ مجھکو عافیت کے ساتھہ رکھنا

کرم سے اپنے یارب بخشدیجیو
مرے ماں باپ اور سب مومنونکو

خاتمہ الطبع از نتیجہ خیالات بلاغت جامع جامع محاسن لاتعد سید جلیل احمد سہسوانی غفرلہ الصمد

الحمد للہ والمنتہ کہ ان ایام میمنت انجام مین یہ نظم دلاویز و مسرت انگیز جامع سراپای برگزیدہ سرور کائنات فخر موجودات علیہ افضل التحیات والصلوۃ وحاوی شمائل پسندیدہ انبیاء و مرسلین صلوات اللہ علیہم اجمعین و اصحاب محبوب رب العالمین و اہل بیت مقبولین و ائمہ مجتہدین و محدثین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نتیجہ کلک عزیز مصر خوش بیانی عزیزی سید جمیل احمد سہسوانی حسب فرمان واجب الاذعان امیر ملک اقبال والا جاہ کشور اجلال حامی السنۃ قامع البدعۃ رئیس المحدثین راس المتبعین سیدنا نواب سید محمد صدیق حسن خان صاحب بہادر رفع اللہ شانہ و افاض علی العالمین برہ و احسانہ مطبع لاثانی شاہجہانی دار الاقبال ریاست بھوپال مین بکتابت مقبول دارین منشی محمد احمد حسین جعفی پوری و باہتمام و ادارت کارآگاہ حافظ کرامت اللہ سلمہما اللہ تعالی طبع ہو کر راحت افزای مشتاقین و نضارت عیون نظارگین ہوئی خداوند کریم اسکے مولف کو دارین

بہ دہندی اور ناظرین و سامعین کو ارجمندی نصیب باد آمین

قطعۂ تاریخ مصنف مرحوم

چھپے یہ حلیے بزرگان دین کے لاثانی | بجا ہے گر کہوں انکو حدائقِ انظار
جلیل نے کی تاریخ تمام جب ساتھ | کہو شمائل ابرار و سید الابرار

۱۳۰۷ ھ

قطعۂ تاریخ از میر سید علی اعظم ابقاہ سلمہ اللہ تعالی تلمیذ مؤلف

واللہ بے نظیر رقم کرد حلیہا | با فرط ذوق و شوق جمیل سخن شعار
رابط حقیر مصرع تاریخ طبع گفت | لُبِ لُباب حلیۂ خاصان کردگار

۱۳۰۷ ھ

قطعۂ تاریخ از منشی قادر علی صاحب قادر سلمہ اللہ تعالی

خوش نامہ نفیس رقم زد جمیل ما | کز جان و دل بخوبی اخلاق مائل است
قادر ز ہاتف از پی تاریخ طبع آن | بشنید لاجواب کتاب شمائل است

۱۳۰۷ ھ

قطعۂ تاریخ از حقیر محمد احمد حسین احمد صفی پوری کاتب این منظوم غفرلہ

خوب لکھے جمیل نے حلیے | جس پہ مفتون ہر ایک کا دل ہے
لکھو تاریخ طبع ای احمد | مخزن حسن شمائل ہے

۱۳۰۷ ھ

قطعهٔ تاریخ از خاکسار عبدالرحمن خان مقبل متوطن تونک متوسل ریاست بهوپال

ای که میخواهی که یابی ره بخلد
ای که او راه نشان دین و رهبرست

ای که میخواهی که باشی در جنان
ای که او خواهان جام کوثرست

خیز و با من اندکی همپای باش
ای که بخت یار و خضرت رهبرست

تا برم راهت سوی درگاه شاه
آنکه او را چرخ کمتر چاکرست

هان ندانی کیست آن فرخنده فر
آنکه او از گفته ام بالاترست

میر صدیق الحسن کز رای او
ماه با خورشید خاور همسرست

آنکه از بهر رهای دین و داد
بازوی بخت جوانش شهپرست

حلیهٔ رستهٔ نشر ار و ز دو رقم
و دین حق را کتابش رهبرست

من ز آنی خوانده باشی در حدیث
رفع شک کن انیقام با درست

نظم کردش شاعر جادو بیان
آنکه مثل نام خود نام آورست

خلق او هم رنگ داغ آمد جمیل
خوش سخن خوش فکر هم خوش منظرست

فکر کردم از پی تاریخ و نام
گفت هان هاتف که او رهبرست

دور کن تشویش وای مقبل نگار
نام و سالش (حلیهٔ پیغمبر) ست
۱۳۰۷ھ

قطعهٔ تاریخ از نتیجهٔ افکار منشی محمود علی صاحب مضطر منشی و نگاری مسیه منظله دام اقبالها

زهی جمیل و خوشا طبع نکته پرور او
بشوق و ذوق پی سال طبع او مضطر

غریب نامه در ایام چند انشا کرد
دلم ز (شمائل خاطر پسند) انشا کرد
۱۳ھ

قطعات تاریخ سراپای اکرم صلعم از نتیجه فکر قاضی سید نورالحسن صاحب ہاشمی صفی پوری سلمہٗ

حلیهٔ خاص جمیلِ احمد
آن سخنور که معنی طلبان
آن هنرور که احادیث صحاح
هر ورق آینهٔ نور آله
ہاشمی سفت دُرِ تاریخش

جلوه سر داده بصد جاه و جلال
داد چندانکه نگنجد به سوال
نظم فرمود بصد استجال
جلوهٔ حسن رسولِ متعالِ
حلیهٔ فخر رسل اوج جمال
۱۳ هجری

تاریخ دوم منه

گشت مشکورِ جهان سعی جمیل
کس ندانست و نه بشناخت کسی
حلیه‌اش آینهٔ طلعت اوست
ہاشمی مصرع تاریخ بخواند

نور یزدانست دلیلِ احمد
جز خدا قدرِ جلیلِ احمد
گرچه کس نیست عدیلِ احمد
نظم صافی جمیلِ احمد
۱۳ هجری

تاریخ سوم منه

از جمیل احمد سراپای رسول — ریخت طرح نظم چون گل در بهار
نیست پابندِ خیال شاعران — هست ز اخبار صحیحه یادگار
معنیٔ تازه ز هر لفظش عیان — چون ز گیسوئی پریشان روی یار
هاشمی بیساخته تاریخ گفت — حلیهٔ حسنِ خداداد آشکار
۱۲ ہجرے

تاریخ چهارم منه

سراپائی جمیل هاشمی بین — بود خرشید عالمتاب معنی
جمیل احمد بشنگرفی رقم گشت — دمیده لالهٔ شاداب معنی
گهرهای حدیثِ مصطفی سفت — که هر شعرش دُرِ نایاب معنی
کتابے مستطابے لاجوابے — که هر لفظش بود القاب معنی
بگفتم هاشمی تاریخ هجرے — انیسِ خاطرِ ارباب معنی
۱۲ ہجرے

تاریخ پنجم منه

جمیلِ سهسوانی نظم فرمود — احادیثِ ثنا هائے محمد
سراپای محمد جلوه گر شد — بیا بنگر تماشائے محمد
بگوید آفرین تا آفرین هم — برین حسنِ دل آرائے محمد
سروش هاشمی تاریخ خوش گفت — مضامینِ سراپائے محمد
۱۲ ہجرے

قطعہ تاریخ تالیف رسالہ از نتائج افکار سخنور بےہمتا منشی محمد فدا علی صاحب

متخلص بہ گرم و فارغ سلمہ اللہ تعالےٰ

میرے نزدیک یہ کتاب جمیل — سُننے اور دیکھنے کے قابل ہے
سال تالیف عرض کر فارغ — نسخۂ صادق شمائل ہے
۱۳۰۲ھ

تاریخ طبع نسخہ سلمہ اللہ تعالےٰ

بالیقین یہ نسخۂ مطلب فروز — عشرت و آگاہی کا گلزار ہے
۱۳۰۷ھ — ۱۳۰۷ھ
چشم دل سے دیکھ گرم گوشہ گیر — نقش دلکش حلیۃ الابرار ہے
۱۳۰۷ھ — ۱۳۰۷ھ

صحت نامہ رسالہ حلیۃ الابرار

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۶	۸	اک	کچھ
۲	۶	ہمرنگ	ہمسنگ
۲	۹	چشمہ	جثہ
۲۹	۳	بیاض و شیب	بیاضِ شیب